دسمبر کے بعد بھی

شہزاد قیس



دِسمبر کے بعد بھی

(منتخب کلام)

شہزاد قیس

انتساب

منجمد پلکوں کے نام

فہرست

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عرضِ قیس

غالباً رات کے دو بجے ہوں گے کہ اَچانک ایک کمرے سے گوشت جلنے کی بُو آنے لگی۔ خوش گپیوں اور مٹرگشت میں مصروف طلبہ بطورِ تجسس اِس کمرے کی جانب کھنچے چلے آئے۔ جب کھٹکھٹانے پر کوئی جواب نہ ملا تو کسی عجیب خیال کے پیشِ نظر اُنہیں چٹخنی توڑنی پڑی۔ اندر کی دَردناک حیرانی نے پتھریلی آنکھوں سے بھی چشمے جاری کر دیئے۔ ایک نیم معذور نوجوان گہری نیند سو رہا تھا مگر جلتا ہوا ہیٹر گرنے سے کمبل اور اس کی ٹانگیں سلگ رہی تھیں۔ بیچارے کی ٹانگیں کسی حد تک کام تو کرتی تھیں مگر ایک سانحے میں اس کا اعصابی نظام سُن ہو چکا تھا۔ چنانچہ اُسے بہت سے حصوں پر دَرد کا احساس تک نہیں ہوتا تھا۔

یہ سچا دَرد اَفروز واقعہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ دَرد ایک نعمت ہے۔ بہت بڑی نعمت۔ دَرد ایک خطرے کی گھنٹی ہے جو متوقع نقصان سے خبردار کرتی ہے۔ اگر دَرد نہ ہوتا تو ہم خود کو برباد کر چکے ہوتے۔ دَرد ایک طرح سے یہ اچھی خبر دیتا ہے کہ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا۔ مزید نقصان روکنے کے لیے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ دانش مندی کا تقاضا ہے کہ دَرد کی کسی بھی سطح کی ''خوش خبری'' کی وجہ دور کی جائے۔

خوشی کی طرح دَرد بھی شعور کی بنیادی علامت ہے۔ جہاں شعور نہیں وہاں دَرد نہیں۔ دَرد کُش ادویات، دراصل ''شعور کُش'' ہوتی ہیں۔ جتنا زیادہ دَرد روکنا ہوا اتنا زیادہ شعور کو معطل کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض آپریشنز تو مکمل بے ہوشی کے عالم میں ہی کئے جاتے ہیں تاکہ جسم کے ساتھ کچھ بھی ہوتا رہے مگر ''دَرد'' نہ ہو۔ باقاعدگی سے دَرد کی گولی کھانے والے افراد اپنے ماحول سے کچھ کچھ لاتعلق سے بھی تو محسوس ہوتے ہیں۔

اگر دَرد ایک نعمت ہے تو عین ممکن ہے ہمیں دَرد کا بھی حساب دینا پڑے۔ ہوسکتا ہے ہم سے پوچھا جائے تم نے زندگی میں دَرد محسوس کیا کہ نہیں؟ کتنا دَرد کمایا، کس راہ میں خرچ کیا۔ کیا خبر منکرینِ دَرد کو ہی دَرد کے الاؤ میں ڈالا جائے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ چنانچہ دُنیا میں ''دَرد مندوں سے، ضعیفوں سے، محبت کرنا'' عالمِ وجود کے آخری مرحلے کے آخری پل کو پار کرنے میں سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔

جس طرح لذتوں میں سب سے کم درجہ جسمانی لذات کا ہے اسی طرح دَرد کا کم ترین درجہ بھی جسمانی دَرد ہے۔ کسی کی ٹانگ ٹوٹے یا دِل، دونوں ہی تلخ واقعات ہیں مگر حساس انسان کے لیے ان میں سے کون سا جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے؟ جسمانی دَرد اپنی نوعیت میں سادہ ہوتا ہے اور ہم اس کو عام طور پر نظر انداز بھی نہیں کر سکتے۔ جسمانی دَرد پر ہمدَرد بھی فوراً میسر آ جاتے ہیں کیونکہ جسمانی دَرد مشینوں پر بھی ظاہر ہوسکتا ہے اور کسی کو دکھایا

بھی جا سکتا ہے ۔

زَخم سب کو دِکھا تو سکتے ہیں
آپ کا اِنتظار اُف توبہ (قیّس)

دِلچسپ امر یہ ہے کہ جسمانی دَرد کی ''کم زوری'' کے باوجود ''اب بھی'' کچھ استعماری طاقتیں جسمانی دَرد کی دھمکی دے کر انسانوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مگر محروم شدہ لوگ اپنے حق کے لئے جدوجہد کرنے پر اس لئے مجبور ہوتے ہیں کہ ظلم برداشت کرنے پر ان کو جس شدید جذباتی اور روحانی کرب کا سامنا ہوتا ہے اس کے آگے کسی بھی قسم کا جسمانی دَرد ہیچ لگتا ہے ۔

اَب کوئی دَرد ، دَرد لگتا نہیں
ایک بے دَرد نے کمال کیا (قیّس)

رُوحانی دَرد کی بنیاد اپنی ذات کی بجائے کسی اور کے دَرد کو بعینہٖ محسوس کرنا ہے۔ یوں دَرد ہمیں کسی انسان کی رُوحانی ترقی کا بھی پتہ دیتا ہے۔ جو جتنا زیادہ دوسروں کا دَرد محسوس کر سکے وہ اتنا ہی قربِ خداوندی کا حامل ہوگا۔ کیونکہ خدا کو تو ہر ''شعور پارے'' کے دَرد کا ادراک ہوتا ہی ہوگا۔ روحانی کرب اپنی لطافت اور روحانی گہرائی کی وجہ سے جذباتی دَرد سے بھی زیادہ شدید ہوتا ہے۔ جس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ برگزیدہ افراد انسانیت کے

حال پر کتنا کرب محسوس کرتے ہیں۔

کائنات ایسی ہستیوں سے خالی نہیں ہے جو ''بظاہر'' اپنی پرسکون زندگی گزار سکتے ہیں مگر پھر بھی دوسروں کی خاطر تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ دراصل یہ ان کے اندر کا آفاقی اور روحانی دَرد ہے جو ان پر آرامِ جاں، حرام کر دیتا ہے۔ ایسے افراد لائقِ تعظیم تو ہیں مگر پرسکون زندگی گزارنے کے خواہش مند افراد کو ان سے ضروری فاصلہ رکھنے کی ''نصیحت اور وصیت'' کی جاتی ہے۔ کیونکہ زیادہ قریب ہونے پر ان کے دل کی لَو کسی کے بھی خود ساختہ ''خرمنِ ذات'' کو جلا کر بھسم کر سکتی ہے۔ یوں حجابِ ذات ہٹ جانے سے ایک اچھا بھلا ''نارمل'' زندگی گزارنے والا فرد دوسروں کی تکالیف دور کرنے کا عزم لے کر دنیا تیاگنے پر ''خوشی خوشی'' مجبور ہو جاتا ہے۔ ان پراسرار وادیوں میں دائمی طفلِ مکتب ہونے کے ناطے اور بہت سی ''نورانی تنبیہات'' سے بچنے کے لئے مزید لب کشائی سے پرہیز افضل الامر معلوم ہوتا ہے۔ ''خوش قسمتی'' سے رُوحانی دَرد کے حصول کے لیے خود ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے اور ہر شعوری نقطہ اپنے ارتقاء کے مطابق ہی رُوحانی دَرد وصول کر سکتا ہے۔

جذباتی دَرد یقیناً جسمانی دَرد سے کہیں زیادہ ہوتا ہے جبھی تو لوگ اس سے جان چھڑانے کو اپنے ہاتھوں اپنی شہ رگ تک کاٹ لیتے ہیں۔ جذباتی دَرد جسمانی نظام کو آناً فاناً مکمل طور پر مفلوج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے چنانچہ کسی کی موت پر اس کے کسی عزیز کے

صدمے سے ہی مر جانے کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہم سب نے سن رکھا ہے۔ لیکن جذباتی دَرد کے دھیمے دھیمے، دُوررَس عواقب بھی کم خطرناک نہیں ہیں۔

جب کسی تلخ واقعے سے پیدا ہونے والے جذباتی دباؤ کا ''انعکاس'' نہ ہو سکے تو عارضی طور پر اِس ''تلخ توانائی کی گیند'' کو جسم میں ہی کسی مقام پر ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ تاہم اِس کا مستقل طور پر جسم میں رُکے رہنا جسمانی افعال کے لیے نقصان دہ ہے۔ چونکہ ہمارے لاشعور کا بنیادی کام جسم کا دفاع ہے اس لیے مختلف مواقع پر ہمیں اس تلخ توانائی کی یاد دلائی جاتی ہے۔ آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا کہ کسی وقت ہم بہت خوشگوار موڈ میں ہوتے ہیں کہ اچانک یادِ ماضی افسردہ کر جاتی ہے۔ یہ تلخ یاد، دراصل لاشعور کی اس توانائی کو جسم سے باہر نکالنے کی کوشش ہوتی ہے۔ مگر ہم بجائے اس کے کہ جوشِ خوشی سے اس پر غلبہ پالیں یا معاف کر کے بھول جائیں اس کے اثر میں اپنی موجودہ خوشی غارت کر دیتے ہیں۔ انتظامی نظام کو مجبوراً وہ تلخ توانائی دوبارہ جسم میں رکھ دینی پڑتی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ یہی ''منجمد تلخیاں'' جسم کو لے ڈوبتی ہیں کیونکہ ''تن درستی'' بہاؤ اور روانی کا نام ہے۔

تلخ یادوں اور بیماریوں کا بھی آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بچپنے کی بیماریوں کی تعداد برائے نام ہوتی ہے مگر بڑھاپا خود ایک بیماری گنا جاتا ہے۔ شاید اس لیے کہ بڑھاپے میں جسم کو اِک عمر کی تلخ یادوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے ورنہ رُوح تو کبھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بوڑھی نہیں ہوسکتی۔ جسم کے تمام خلیے بھی اَز سرِ نو جنم لیتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جذباتی طور پر ہمیں دن بدن تلخ یادداشتوں کے وسیع ہوتے ہوئے انبار سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

موت بھی قیس سُود مند رہی
یادِ جاناں سے جان چھوٹ گئی (قیس)

دَرد کی اِسی کثیر جہتی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے دَرد کی چند اقسام پر مشتمل یہ شعری مجموعہ **''دسمبر کے بعد بھی''** کے عنوان سے زیرِ ترتیب ہے۔ اس میں دشتِ دَرد کی غم آور وسعتوں میں بکھرے ہوئے رنج و آلام کی گل چینی کرنے کی ''اپنی سی کوشش'' کی گئی ہے۔ یادِ ماضی کے ذاتی اور آفاقی کھنڈرات کی کھدائی کر کے خزاں، تنہائی، شبِ غم، پردیس، جفا، یاس اور ہجر جیسے زندہ در گور جذبات کو الفاظ کا سہارا دے کر کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر آپ نے کبھی دل کی گہرائی سے کوئی دَرد محسوس کیا ہے تو یادِ جاناں کے اِن حنوط شدہ اوراق میں آپ کو قدم قدم پر کچھ کچھ اپنی ''آپ بیتی'' سسکیاں لیتی ہوئی نظر آئے گی۔ مگر جوں جوں پڑھتے جائیں گے آپ کو یقین ہوتا جائے گا کہ کئی اشعار تو صرف اور صرف آپ کو ذہن میں رکھ کر لکھے گئے ہیں۔ اگر یہ ''دَرد پارے'' آپ کے کسی زخم کے پیام بر بن سکیں تو میں سمجھوں گا میری مشقت رایئگاں نہیں گئی۔

اکتیس دسمبر کی انتہائی تاریخ سے آغاز ہونے والا میرا ویب سائٹ

(www.SQais.com) بھی ایک طرف اوجِ انتظار کا مظہر ہے تو دوسری طرف نویدِ طلوعِ سالِ نو بنتے ہوئے حیاتِ نو پر ایمانِ مکرر کی توحیدی شدت کا اظہار بھی ہے۔ ''شبِ یلدا''، سال کی طویل ترین شب ضرور ہے مگر اکیلی ہے۔ جو شبِ یلدا کو سحر کر لے وہ روشنی پا کے رہے گا۔ پھر عمر بھر اُسے نہ فقط کوئی عام شب تسخیر نہیں کر سکتی بلکہ وہ دوسرے ''شب زَدوں'' کے لیے بھی نوری مینار بن سکتا ہے۔

میں تخلیقی عمل میں قاری کو بیج سے باغ تک اس لئے شامل رکھنے کا قائل ہوں کہ ایک تو اس کے بغیر چند گانہ ذہنی اور زمانی ''بُعد'' پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسرے ہر لفظ اور خیال کے اصلی اور دائمی وارثین اس کے قارئین ہی ہوتے ہیں۔ مرزا غالب کے اصلی وارث تو پتہ نہیں انہیں یاد کرتے ہوں گے کہ نہیں لیکن ان کے قلمی وارث آج بھی دنیا کے گوشے گوشے میں دل کی گہرائیوں سے مرزا کے لیے ''واہ صاحب واہ'' کی صدا بلند کرتے ہیں۔ اس لیے میری تمام تصانیف میرے قارئین، قریبی عزیزوں، دوستوں اور اسٹاف کی حوصلہ افزا تنقید سے بھرپور ماحول میں ہی ''پیش جنمی'' سے وُجود اور نوجوانی سے متانت تک کا سفر طے کرتی ہیں۔ یوں ہم سب ایک تہذیب پارے کی ترقی کے چشم دید گواہ بن جاتے ہیں۔ اِسی روایت کے پیشِ نظر اس زیرِ ترتیب مجموعے پر بھی آپ کی بے لاگ رائے کا شدت سے انتظار رہے گا۔ آپ مجھ سے میرے سائٹ یا فیس بک پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ ''خوش'' رہیے۔

شہزاد قیس

○

سُکُوتِ شب سے ، کسی شب ، کلام کر تو سہی
جواب دِل تجھے دے گا ، سلام کر تو سہی

خدا کا ہاتھ ، ترے سَر کو چھُو رَہا ہو گا
تُو اُس کی راہ میں ، کچھ اِہتمام کر تو سہی

حیاتِ ثانی کی خوشیاں ، کنیز ہوں گی تری
حیاتِ فانی کے پل ، اُس کے نام کر تو سہی

ہر ایک ذَرّے کی ، تسبیح سننا ممکن ہے
خیالِ غیر کو ، خود پر حرام کر تو سہی

اَو بادشاہوں کے آگے ، اَدب کی اعلیٰ مثال!
حضورِ رَبّی کا ، ’’کچھ‘‘ اِحترام کر تو سہی

تری مَدد کو ، فرشتے بھی آئیں گے لیکن
جو تجھ سے ہو سکے ، وُہ اِنتظام کر تو سہی

فقط نگاہ سے ، ہستی سنوار دیتے ہیں
دَرِ فقیر پہ ، جھک کر سلام کر تو سہی

ہجومِ غم میں گھِرے یار گھُپ اندھیرے میں
اَکیلے بیٹھ کے ، دِل کو اِمام کر تو سہی

فرشتہ ہے ناں! تیرا جسم دُودھیا ہے تبھی
بدن کی دُھوپ میں ، اِک شب قیام کر تو سہی

پرندگانِ چمن ، سُر میں ’’عشق‘‘ کُوکیں گے
سُرُودِ قیسؔ کی ، تعلیم عام کر تو سہی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

خود سے نہیں فرار ، دِسمبر کے بعد بھی
نہ موت ، نہ قرار ، دِسمبر کے بعد بھی

نیزوں پہ اَب کے ایسے چڑھے اَدھ کِھلے گلاب
زَخموں پہ ہے بہار ، دِسمبر کے بعد بھی

اَبدی فقیر کر گئی ، تقدیر کی لکیر
دامن ہے تار تار ، دِسمبر کے بعد بھی

یخ بستہ مٹھی میں لئے ، وَحشت کے زرد پھول
دِل محوِ اِنتظار ، دِسمبر کے بعد بھی

اِک بے وفا چراغ نے ، رَکھا اَندھیرے میں
کرچی ہے اِعتبار ، دِسمبر کے بعد بھی

خوشیوں پہ اَب کے ایسا گرا ، برف کا پہاڑ
دِل تک ہے زیرِ بار ، دِسمبر کے بعد بھی

صیاد کے مفاد میں ، کترے گا اَپنے پر
زِنداں پسند یار ، دِسمبر کے بعد بھی

یارانِ بے گناہ ، شبِ غم کی دُھوپ میں
گرتے ہیں بار بار ، دِسمبر کے بعد بھی

حسرت سے چومتے رہے ، بے بس ترین خواب
تعبیر کا مَزار ، دِسمبر کے بعد بھی

میں تو سکون کے لئے رویا تھا کھل کے قیس
اَندر ہی تھا غبار ، دِسمبر کے بعد بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

شعر پڑھتے ہو جو اَبھی تنہا
شعر لکھو گے تم کبھی تنہا

منزلیں ہجر خلق کرتی ہیں
ہو گئے ہم سفر سبھی تنہا

ایک شمع بجھی اور ایسے بجھی
بزم کی بزم ہو گئی تنہا

سائے برداشت سے بُلند ہُوئے
زرد پرچھائیں رو پڑی تنہا

دُشمنوں کو بھی رَب دسمبر میں
نہ کرے ایک پل کو بھی تنہا

ذات کے ''ہاویہ'' میں گرم رہے
برف ، اِحساس پر جمی تنہا

اے فرشتو فلک سے ہو آؤ
مجھ کو رہنے دو ، دو گھڑی تنہا

دونوں مل جل کے کیوں نہیں رہتے؟
موت تنہا ہے ، زِندگی تنہا

آپ کے شَہر میں کوئی نہ کوئی!
کرنے والا ہے خُود کُشی تنہا

ساتھ دُنیا کے چل سکے نہ قیسؔ!
کر گئی ہم کو سادَگی تنہا

عنایت

طویل عُمر مجھے دے کے رَب نے اِتنا کہا
غموں کے شَہر میں تُم کو گزارنی ہو گی

○

قدرت کا اِنتقام ، دِسمبر کی سَرد رات
مقتل ہے گام گام ، دِسمبر کی سَرد رات

وَحشی خزاں کی سبز قدم فوج نے کئے
جھڑنے تلک غلام ، دِسمبر کی سَرد رات

موسم کے ساتھ مل کے ، غموں نے شروع کیا
خوشیوں کا قتلِ عام ، دِسمبر کی سَرد رات

اِک منجمد پرندے پہ ، پتوں کی تہہ لگی
چلتا رَہا نظام ، دِسمبر کی سَرد رات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پتوں کا رَنگ اُڑ گیا ، دیکھی جو غور سے
دِل پر اُترتی شام ، دِسمبر کی سَرد رات

محشَر کے بعد ایک طرف ، لگ تو جائیں گے
اُف حشرِ ناتمام ، دِسمبر کی سَرد رات

اِک خواہشِ قلیل پہ ، اِتنا شدید دُکھ
مجھ سے نہ کر کلام ، دِسمبر کی سَرد رات!

اے یارِ خوش دِیار ، ترے گرم پہلو کو
پہنچے مرا سلام ، دِسمبر کی سَرد رات

لب کپکپائے ، یاس بھری پلکوں سے گرا
ٹِپ ٹِپ تمہارا نام ، دِسمبر کی سَرد رات

مفلوج ہیں خیال و بدن ورنہ جانِ قیسؔ!
مر جانے کا مقام ، دِسمبر کی سَرد رات

○

جام ، غم کو ڈُبو نہیں سکتا
کچھ بھی ہو ، دِل تو سو نہیں سکتا

میری طاقت سے ، بڑھ کے صدمہ دے
میں تمام عمر ، رو نہیں سکتا

یار! اَب نہ ملو تو بہتر ہے
اَب کسی کو میں کھو نہیں سکتا

پنکھڑی سے ، تو ایسا لگتا ہے
پھول ، کانٹا چُبھو نہیں سکتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اور اَب کچھ بھی ، میرے پاس نہیں
اور اَب کچھ بھی ، ہو نہیں سکتا

پھر سے ملنے کا ، وعدہ جھوٹ سہی!
اُن کی ، پلکیں بھگو نہیں سکتا

میں محبت پسند ، مالی ہوں
بیج سازش کے ، بو نہیں سکتا

رَفتہ رَفتہ ، تو ''اُنس'' ہوتا ہے
عشق ، قسطوں میں ہو نہیں سکتا

یہ ''نمک پاشی'' ہے ، اَرے پاگل!
اَشک ، زَخموں کو دُھو نہیں سکتا

قیسؔ! وہ اَب کبھی نہ آئے گی
سادہ دِل بولا: ''ہو نہیں سکتا''

صلہ

جوان شاخوں پہ ہنستے پرندے کیا جانیں
اِہم ترین شجر باغ کا اکیلا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

موت حیران کُن پہیلی ہے
اور یہ زِندگی نے کھیلی ہے

ایک تنہائی ، دُوسری دھڑکن
شاعری ، تیسری سہیلی ہے

صرف دِل داؤ پر لگایا تھا
آپ نے جان ساتھ لے لی ہے

سانس ہی اُن کی زعفرانی نہیں
زُلف بھی عنبریں چنبیلی ہے

مسکراؤں تو ''طعنے'' دیتا ہے
رَنج ، بچپن سے یار بیلی ہے

رہ سکوں خود ، نہ بیچ سکتا ہوں
جسم ، اَجداد کی حویلی ہے

ایک پہیے کی گاڑی کیا چلتی!
قبر تک زِندگی دَھکیلی ہے

موت کا بہترین وَقت ہے یہ
سر تلے لیلیٰ کی ہتھیلی ہے

راستہ چھوڑ پاسبانِ اِرم!
''ہاویہ'' دَھڑکنوں کی جھیلی ہے

قیس میں اور زِندہ رہ لیتا
آسمانوں پہ وہ اَکیلی ہے!

○

تجھ کو ستم کا حوصلہ ، مجھ کو جگر دِیا
تقدیر نے حساب برابر تو کر دِیا

کعبہ سے بھی گیا میں ، کلیسا سے بھی گیا
اِک بُت نے بُت پرستی پہ دُہرا اَجر دِیا

مدت کے بعد بھیجا ہے اُس نے سلامِ نو
اَشکوں نے اِک چٹان میں سُوراخ کر دِیا

لب سی لئے تو پایا ہے لفظوں میں یہ اَثر
سیپی کو بند ہونے پہ رَب نے گہر دِیا

اُس چندا سے قیافے کے قربان جایئے
جس کی کشش نے رُوح کو مدوجزر دِیا

کم عمر باغبان نے اوجِ بہار میں
دِل کے چمن کو زرد دِسمبر سے بھر دِیا

کتنے عجیب لگتے ، گلی میں تمام رات
مولا تمہارا شکر ہے ، رونے کو گھر دِیا

گزری خزاں رُتوں کے اَبھی زخم تازہ تھے
بنتا نہیں تھا تازہ دِسمبر مگر دِیا

کوئی دلیل ڈھونڈ نہ پایا تو اَگلے دِن
اُس نے مرے خلوص پہ اِلزام دَھر دِیا

دِلچسپ موڑ آ چلا تھا داستاں میں قیسؔ
اُس نے حسین سپنے سے بیدار کر دِیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موسم

سخت طوفان میں پرندوں کو
صرف ظالم رِہائی دیتا ہے

○

چُبھنے لگے ہیں خواب ، دِسمبر سے پہلے آ
دَھڑکن بنی عذاب ، دِسمبر سے پہلے آ

تنہائی ، قتل گاہ میں ، لے جا چکی اے دوست!
ہوتی ہو کامیاب ، دِسمبر سے پہلے آ

ٹھنڈی ترین رات ، عداوت پہ آ گئی
پُر مِہر ماہتاب ، دِسمبر سے پہلے آ

کروٹ بدل بدل کے ، کٹے کیسے سَرد شب
حیرت میں ہے شباب ، دِسمبر سے پہلے آ

سانسوں کا قرض ، تنہا اُتاریں گے کب تلک
ہرگز نہیں ہے تاب ، دِسمبر سے پہلے آ

حسرت ہے ، سالِ نو کی شروعات تم سے ہو
خوش بخت آفتاب ، دِسمبر سے پہلے آ

آنکھوں میں چلنے پھرنے لگے عنکبوتِ غم
لب پر ہے اِضطراب ، دِسمبر سے پہلے آ

شجرِ قرار سے گریں ، اَشکوں کی تتلیاں
گُم صُم ہوئے گلاب ، دِسمبر سے پہلے آ

"ہاتھوں کو جوڑ کر" اُسے تصویر بھیج دی
خط کا نہ دے جواب ، دِسمبر سے پہلے آ

لکھا بیاضِ اَشک میں ، جی بھر کے رات قیس
آشوبِ جاں کا باب ، دِسمبر سے پہلے آ

○

یار تھا وُہ ، باوَفا یادَش بخیر
مر گیا ، ''اَچھا'' رَہا ، یادَش بخیر

آخری تتلی ، گری گلدان سے
آخری جگنو اُڑا ، یادَش بخیر

سبز قدمی نے ، خزاں کی کر دِیا
چاند تک بھی ، زَرد سا ، یادَش بخیر

بے یقیں آنکھوں میں ، حیرت ہجر کی
کانپتے لب کی صدا ، یادَش بخیر

چل بسے اِحباب ، اَب کیا سوچنا
کس کا کیسے دَم گھُٹا ، یادَش بخیر

دُکھ ہُوا ، شمع کو تنہا دیکھ کر
ایک ''جگنو'' ، جل مرا ، یادَش بخیر

سوچتا ہوں ، آج میری جان نے
آہ بھر کے کیوں کہا ، یادَش بخیر!

اَب شجر کو اَلوداع کہہ دیجیے
آخری پتہ گرا ، یادَش بخیر

منزلوں سے ، رُوٹھ کر چلتا رَہا
دِلِ مسافر ، ذات کا ، یادَش بخیر

یاد اُن کو ، قیسؔ یوں آئی مری
راہ چلتے کہہ دِیا ، یادَش بخیر



شکنجے ٹُوٹ گئے ، ''زخم'' بدحواس ہُوئے
ستم کی حد ہے کہ اہلِ ستم اُداس ہُوئے

عدو نے ایسا بہایا ، لہو کا سونامی
سفینے زِندہ دِلوں کے بھی ، غرقِ یاس ہُوئے

حساب کیجیے ، کتنا ستم ہُوا ہو گا
کفن دَریدہ بدن ، زِندگی کی آس ہُوئے

کچھ ایسا مارا ہے شب خون ، اِبنِ صحرا نے
سمندروں کے سَبُو پیاس ، پیاس ، پیاس ہُوئے

نجانے شیر کے بچے ، اُٹھا لیے کِس نے
یہ موئے شہر جو ، جنگل کے آس پاس ہُوئے

خُدا پناہ! وُہ کڑوا خِطاب رات سُنا
کریلے نیم چڑھے ، باعثِ مِٹھاس ہُوئے

ہر ایک فیصلہ ، محفوظ کرنے والو سنو!
جھکے ترازو ، شبِ ظلم کی اَساس ہُوئے

گلابی غُنچوں کا ، موسم اُداس کرتا ہے
کچھ ایسے دِن تھے ، جب اُس گل سے رُوشناس ہُوئے

ہر ایک شخص کا ، سمجھوتہ اَپنے حال سے ہے
خوشی سے سانس اُکھڑنا تھا ، غم جو راس ہُوئے

قبائے زَخمِ بَدن ، اَوڑھ کر ہم اُٹھے **قیس**
جو شاد کام تھے ، محشر میں بے لباس ہُوئے

کرشمہ

پلکوں نے اِتنی ایڑیاں رَگڑیں شبِ فراق
زمزم تمہاری یاد کا جاری ہے آج بھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

عمر بھر خود کو نہ سزا دینا
ہو سکے تو مجھے بھلا دینا

جب خزاں پر بہار آ جائے
آرزو ، راکھ میں دَبا دینا

تتلیوں کی ہے ، پہلی پہلی خزاں
جتنا "ممکن" ہو ، آسرا دینا

زَرد پتوں پہ لوگ چلتے رَہیں
تتلیاں برف میں دَبا دینا

دو پرندے اِکٹھے دیکھو تو
سسکیاں روک ، مسکرا دینا

رُوح کا کرب ، حشر پرور ہے
برف میں آگ نہ لگا دینا

ہیں سبھی اَپنے ظرف کے قیدی
کچھ بھی ہو تم فقط دُعا دینا

حتی الامکان بات نہ کرنا
یا فقط ہاں میں ہاں ملا دینا

اِک ہتھیلی بنی ہے دَستِ طلب
دُوسرا ہاتھ تم بڑھا دینا

یہ غزل چاہے ہاتھ پر لکھ لو
قیس کا نام بس مٹا دینا!

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

سو کر اُٹھے ، پرندوں کو حیران کر دِیا
شَب بھر میں ، شہر برف نے ویران کر دِیا

اِک ننھا پنچھی ، ''پتّوں'' کے وعدے پہ رُک گیا!
ٹھنڈی ہوا نے پیڑ ہی سُنسان کر دِیا

محشر سی سَرد رات میں ، گھر کی تلاش نے
نازک ترین تتلی کو ہلکان کر دِیا

خدمت میں ''اُس'' کی عمر گزاری ، نصیب نے
برفانی شخص کا ''مجھے'' مہمان کر دِیا

دِل کا شجر ، بہار کی ''قُم'' کا تھا منتظر
اُس نے مری بہار کو بے جان کر دِیا

شاخوں کی چیخ ، سَرد ہوا نے نہ جب سنی
رَب نے تَب اِک دَرخت کو اِنسان کر دِیا

اُس کو دَلیل مل گئی ، سجدے کی بات کی
میں نے کسی فرشتے پہ اِحسان کر دِیا!

ننھے جزیروں سے ملے ، خط اَشک شوئی کے
مجھ کو مرے عروج نے حیران کر دِیا

اِحسان زِندگی کا ، اُٹھاؤں کہ چھوڑ دوں!
زَخمِ جگر نے ، فیصلہ آسان کر دِیا

طُوفانِ اَشک ، دِل میں سُلا ہی چکے تھے قیسؔ
بارش نے پھر سے رونے کا سامان کر دِیا!

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سہیلی

اُجڑے ہوئے گلاب پہ تتلی نے بیٹھ کر
شاید کہا کہ پیار ہے جسموں سے ماورا

○

ہجر کے دَرد کو پلکوں پہ بٹھا کر رَکھنا
دیپ اَشکوں کا سَرِ شام جلا کر رَکھنا

چند لوگ آنکھوں کو پڑھنے میں بڑے ماہر ہیں
مجھ کو سوچو تو نگاہوں کو جھکا کر رَکھنا

اَب تو لوگوں کو سہارا یہ کھٹکتا ہے بہت
آخری خط کو کلیجے سے لگا کر رَکھنا

کانچ کی گڑیا! تجھے دَرد کے ریلے کی قسم
خون روتے ہوئے فانوس بجھا کر رَکھنا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اَشکوں پہ پہرہ بٹھا دے جو سِتم کا لشکر
رات ، دِن کمرے میں اِک ''شمع'' جلا کر رَکھنا

چاند کو دیکھ کے ملنے کی دُعا نہ چھوٹے
ہاتھ گر نیچے کریں ''پلکیں'' اُٹھا کر رَکھنا

جانے ہو جائے دُعا ، کون سی ساعت میں قبول
آس کا تاج محل روز بنا کر رَکھنا

لفظ لازم نہیں ، تم وَقتِ دُعا یوں کرنا
اُس کی تصویر کو ہاتھوں پہ اُٹھا کر رَکھنا

ہاتھ خوشبو کے ، میں بھیجوں گا محبت کا سلام
زُلف میں تازہ کلی روز سجا کر رَکھنا

سارے زَخموں کو نہ شعروں میں اُڑا دینا قیسؔ!
دِل کی دَھڑکن کو بھی کچھ زَخم بچا کر رَکھنا



غم سے بھر جاتا ہے ، یوں دیدۂ تر ، شام کے بعد
کچھ بھی آ تا نہیں ، نظروں کو نظر ، شام کے بعد

یادِ جاناں کے چراغ ، اَشکوں سے لبریز ہوئے
دِل میں آباد ہُوا دیپ نگر ، شام کے بعد

دَرد کی پہلی لَہر ، شام سے پہلے اُٹھی
اور پھر بڑھتا گیا ، مدوجزر ، شام کے بعد

نیم جاں ہو کے ، یوُں کونے میں پڑے ہیں ، جیسے
دُھوپ میں رَکھا ہُوا ، موم کا گھر ، شام کے بعد

گُل کے رُخسار پہ ، رَقصاں رہی ، دِن بھر تتلی
گُل کے پہلو میں گرا ، تتلی کا پر ، شام کے بعد

غم کے جنگل کے گھنے پن سے تو یوں لگتا ہے
آسمانوں سے اُتر آئے شجر ، شام کے بعد

اپنے کاشانے میں ، اِحساسِ تحفظ بھی نہیں
کاٹنے لگتا ہے ، تنہائی میں گھر ، شام کے بعد

گفتگو کرتی ہے ، ''دیوار'' جو دیوانے سے
دیکھنے لگتا ہے ، دیوار کو ''دَر'' ، شام کے بعد

زیست اِس طرح سے ، کاندھوں پہ لئے پھرتے ہیں
جیسے بیمار مسافر کا سفر ، شام کے بعد

قیسؔ! یہ فکرِ سخن نہ ہو تو شب کیسے کٹے!
دِل تو کہتا ہے کہ تُو کچھ بھی نہ کر ، شام کے بعد

اَلوداع

آخری پیڑ جونہی زَرد ہُوا
تتلیاں ، تتلیوں سے ملنے لگیں

○

دِل بھر گیا وَفا سے ، کسی بے وَفا کے بعد
کھل کر بتوں کو پُوجا ہے ، ہم نے خُدا کے بعد

بتلا رہے تھے زَرد لِفافے ، ہَوا کا رُخ
پتوں کے خط ملے مجھے ، ٹھنڈی ہَوا کے بعد

دُنیا سے جانے والوں کے چہرے سے ہے عیاں
زِندان گھر ہی لگتا ہے ، لمبی سزا کے بعد

اَشکوں کی آبشار میں ، ہچکی بھرا جواب
تعزیر عشق پر لگی ، ''حُسنِ اَدا'' کے بعد

اچھا ہُوا کہ کوئی بھی محرم نہ مل سکا
دِل میں جگہ بھی تھی کہاں ، اَپنی اَنا کے بعد

دَھڑکن پہ ظلم ڈھاتی ہیں ، رَقّاص تتلیاں
لب پر زَبان پھرتی ہے ، کالی گھٹا کے بعد

شاید مری طلب میں ، کمی تھی خلوص کی
تسکین وَرنہ ہوتی ہے ، سچی دُعا کے بعد

قربانی مانگنے لگا ، ہر کام کے لیے
آئینہ پُوجنے لگے سب دیوتا کے بعد

ہم دائرہ پرستوں کے ، چنگل میں قید ہیں
منزل ملے گی قوم کو ، ہر رَہنما کے بعد

قیس آج لوگ ٹُوٹ کے ، چاہیں ہمیں تو کیا
اَب ہم نرے بدن ہیں ، کسی ''آتما'' کے بعد

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

غم نے سکوتِ شام کا وُہ حال کر دِیا
آسیب چیخ اُٹھا ، مجھے کیسا گھر دِیا

برداشت کی چٹان سے ، چشمہ اُبل پڑا
اِس سخت سرد رات نے ، دِل سخت بھر دِیا

برفانی شخص نے سنا ، شب بھر مرا کلام
دِل دَرد نے ، بے دَرد کو ، ہم دَرد کر دِیا

دُنیا اَگر ہے گول ، تو ہم لوٹ آئیں گے
مانا ہمیں نصیب نے ، لمبا سفر دِیا

کھڑکی سے مل کے ، گرتی ہوئی برف چھیڑیں گے
ہم پھر ملیں گے ، موت نے موقع اَگر دِیا

اِک بے وَفا پہ ، لفظ سبھی آزمائے ہیں
دُنیا سمجھتی ہے ، مجھے رَب نے ہنر دِیا

اَوقات سے فزوں ہوئی ، بخشش نصیب کی
مجھ بے بساط شخص کو ، غم کا نگر دِیا

رَب نہ کرے ، جو مجھ سے کیا ، اُس کے ساتھ ہو
سنتے ہیں ، تم کو چاند سا ، رَب نے گُہر دِیا

اِک معذرت کا پھول ، لحد پر سجا دِیا
صد شکر ، بے وَفا نے ، وَفا کا اَجر دِیا

پالا کسی سخی سے پڑا اور اُس نے قیسؔ
دَوزخ مثال دُھوپ میں ، غم کا شجر دِیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تحفہ دیجیے

تحفہ دینے سے محبت بڑھتی ہے۔آپ یہ کتاب ابھی اپنے کسی بہترین دوست کو ای میل کے ذریعے تحفے میں بھیج سکتے ہیں ۔یوں نہ فقط آپ اس خوبصورت پیغام کو آگے بڑھانے میں میری مدد کریں گے بلکہ آپ کا دوست بھی اس تحفے پر آپ کا شکرگزار ہوگا۔

شکریہ



○

لوگو! سُنو وُہ کیا مجھے کل رات دے گیا
کاغذ کے پنکھ ، اَبر کے جذبات دے گیا

بے چینی کی دِہکتی ، سَلاخیں وُجود کو
ٹھنڈی ترین راتوں کو برسات دے گیا

نقشہ کٹا ، پھٹا ہُوا ، صحرائے برف میں
اَشکوں کا اِک سفینہ مرے ہاتھ دے گیا

مجھ سے ذِرا سے پیار کا ، کر کے مطالبہ
شدت پسند ، دَرد کی بہتات دے گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شب بھر ، لب اُس کے پڑھتے رہے ، پلکوں پہ نماز
کاجل چرا کے اَشکوں کی سوغات دے گیا

رَوشن بہار کے مجھے دِکھلا کے سبز باغ
اَندھی خزاں کے دائمی خدشات دے گیا

اَب دُنیا میں کسی سے گزارہ نہیں مرا
اِس دَرجہ خود پسند خیالات دے گیا

میں نے وُفورِ غم میں مٹا دی اَنا کی حد
وہ مسکرایا اور مجھے مات دے گیا

ہم کیسے ہجر سہتے ، دِسمبر کے بعد بھی
گہرا ترین زَخم بڑا ساتھ دے گیا

وُہ سوچتے تھے ، غم کے فلک پر کھڑے ہیں وُہ
اِک دوست آج **قیس** کی کلیات دے گیا!

○

خط مرا پڑھتے ہی جلا دینا
بے بسی تک مری بھلا دینا

زَرد پتوں کو دے کے خونِ جگر
سرمئی راکھ میں دَبا دینا

نام لکھے بناء اَگر نہ بنے
نقش اِک پانی پر بنا دینا

’’ساری دُنیا کی خیر ہو یا رب‘‘
اَب مجھے اِس طرح دُعا دینا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تارے گننے کا کام میرا ہُوا
تم مجھے دَھڑکنیں بتا دینا

عید کی رات ، پیار کی دیوی!
قبر پر شمع نہ جلا دینا

تم بھی تنہا ہو ، چاند بھی تنہا
آسرا لینا ، آسرا دینا

بھولنے والے مجھ کو فرصت میں
بھولنے کا ہنر سکھا دینا

سخت بارش میں "اَپنی مرضی" کرو
جونہی تھم جائے مسکرا دینا

قیس! پلکوں کو پونچھ کر لکھو
پڑھنے والوں کو نہ رُلا دینا

جبر

دِل کی اِک عمر جبری مشقت کے باوجود
آخر کسی کے ہجر نے دھڑکن ہی روک دی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

پرانے ہونے لگے پھُول ، جاناں لوٹ آؤ
ہمیں نہ جانا کہیں بھُول ، جاناں لوٹ آؤ

تمہارے راستے پہ آنکھیں ، آنکھوں میں جاں ہے
نہ اِنتظار کو دو طُول ، جاناں لوٹ آؤ

مہینے ، ہفتے نہیں ، تم تو سال بھول گئے
کہاں پہ ہو گئے مشغول ، جاناں لوٹ آؤ

اِس اِنتظار سے بڑھ کر ، صلیب کوئی نہیں
نہ جائیں ہم بھی کہیں جھُول ، جاناں لوٹ آؤ

عذابِ ہجر ہے ، شَبِ خون ، دَھڑکنوں کے لیے
ہزاروں ہو گئے مقتول ، جاناں لوٹ آؤ

اَنا ہلاک ہُوئی ، ہر غُرور ٹُوٹ گیا
تمہارے پاؤں کی ہم دُھول ، جاناں لوٹ آؤ

کسی کا راستہ تکنا ہے ، موت دَلدل کی
بڑے بڑوں سے ہے منقول ، جاناں لوٹ آؤ

کسی کی آس نے دَم توڑا ، رُوح رُوٹھ گئی
کسی کو خط ہُوا موصول ، جاناں لوٹ آؤ

کسی کی آنکھ سے ، شَبنم گری جو یاد آیا
کسی کا روز کا معمول ، جاناں لوٹ آؤ

بچھڑنے والے ، بلانے سے قیسؔ کب آئے؟
"فقط" غزل ہوئی مقبول ، جاناں لوٹ آؤ

○

چھوڑ کے اَپنا نگر ، دِل تو کدھر جاتا ہے
پھول ، ٹہنی سے بچھڑتا ہے ، بکھر جاتا ہے

یہ جُدائی کا سمندر ہے ، کوئی جھیل نہیں
تیرتے تیرتے اِنسان گزر جاتا ہے

لوٹ جانے کا اِرادہ تو سبھی رَکھتے ہیں
کوئی قسمت کا دَھنی ، پاؤں پہ گھر جاتا ہے

اُڑتے پنچھی کو اَگر دیکھیں تو ہُوک اُٹھتی ہے
سال گر گننے لگیں ، چہرہ اُتر جاتا ہے

لَمس کی پیاس نے ، اَنگارہ جگر پر رَکھا
دامنِ زیست بچا لوں تو جگر جاتا ہے

روکتے رہتے ہیں دِن بھر تو نمی آنکھوں میں
شام ڈَھلتے ہی مگر دَریا بپھر جاتا ہے

زِندگی خوشیوں کے موتی نہیں چُننے دیتی
جسم رِہ جاتا ہے جب بخت سنور جاتا ہے

عید کا چاند ، اُداسی کا طلسماتی چراغ
یوں چمکتا ہے کہ دِل دَرد سے بھر جاتا ہے

وقتِ رُخصت جو کسی اَشک کو روکا جائے
عمر بھر کے لیے ، آنکھوں میں ٹھہر جاتا ہے

قیس پردیس میں جاں جانے کا مطلب یہ ہے
ضبط گر کرتا رہے ، آدمی مر جاتا ہے

○

زَخموں پہ ہے شباب ، دِسمبر کے بعد بھی
مرہم ہُوا عذاب ، دِسمبر کے بعد بھی

تاوانِ سادگی ہے کہ رِشتوں کا قرض ہے
چلتا رَہا حساب ، دِسمبر کے بعد بھی

ہم دوستانہ طعنوں پہ ، ساکِت کھڑے رہے
چپ چاپ ، لاجواب ، دِسمبر کے بعد بھی

ایسا کسی خزاں نے کیا دِل سحر زَدہ
تتلی لگی سراب ، دِسمبر کے بعد بھی

اَفسوس جوئے خون بھی ، نہ کام آ سکی
مِٹی کے ہیں گلاب ، دِسمبر کے بعد بھی

شاخوں پہ پھول ، پتے ، پرندے تک آ گئے
آیا نہیں جواب ، دِسمبر کے بعد بھی

دائم ہی کوچ کر گیا ، خوش بختی کا ہُما
غم ہوں گے کامیاب ، دِسمبر کے بعد بھی

لوٹ آیا نوکری پہ بڑی بے دِلی کے ساتھ
گُم صُم سا آفتاب ، دِسمبر کے بعد بھی

تعبیر کے سفر میں کیا ، رَقص کانچ پر
ہے خواب اَب بھی خواب ، دِسمبر کے بعد بھی

غمگین آنکھیں ، پڑھتی ہیں ، حیران ہو کے قیسؔ
دِل کی کھلی کتاب ، "دِسمبر کے بعد بھی"

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

میں کہ مل جاتا ہوں اَبھی تنہا
کاٹتا نہ تھا اِک گھڑی تنہا

یاد سے یاد کا تعلق ہے
دَرد اُٹھتا نہیں کبھی تنہا

اُنگلیوں سے زیادہ یار نہ رَکھ
بھیڑ میں ہوتے ہیں سبھی تنہا

کاش! دیواریں بول بھی سکتیں
خود کلامی ہے جانکنی تنہا

محفلوں میں اُداس تر ہو گا
رات جس شخص کی کٹی تنہا

موت تنہا ترین محرم ہے
پائیں گے سب ہی آگہی تنہا

تو تو ''آتے ہی'' رو پڑا بچے!
کاٹنی ہے اَبھی صدی تنہا

حوصلے پر خدا کے پیار آیا
کاٹ لی جب یہ زندگی تنہا

تجھ سا تو مولا کوئی تھا ہی نہیں!
عمر کیوں مجھ کو بخش دی تنہا

ڈائری کے وَرق تمام ہوئے!
قیس گزرا یہ سال بھی تنہا

اِس ای بُک کے بارے میں

یہ ای بک میری زیرِ طبع کتاب ''دِسمبر کے بعد بھی'' کے **ایک تہائی** منتخب کلام پر مبنی ہے۔ اگر یہ غم چینی حضور کو کسی قابل لگی تو امید ہے کہ پوری کتاب بھی بہت زیادہ پسند آئے گی۔ آپ ''دِسمبر کے بعد بھی'' کی کتابی صورت میں اشاعت اور دیگر تخلیقات سے باخبر رہنے کے لیے میرے سائٹ پر موجود ای میل نیوز لیٹر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

نوٹ : آپ اس ای بک کو بغیر کسی تبدیلی کے بلا معاوضہ تقسیم کر سکتے ہیں اور اپنے ویب سائٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ دیگر کسی استعمال کے لیے رابطہ فرمائیے۔ شکریہ

پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹنگ میں کم سے کم کاغذ کا ضیاع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے

1۔ اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔

2۔ سائیڈ سے مارجن ختم کر دیجیے۔

3۔ لینڈ اسکیپ پر پرنٹ کیجیے۔

4۔ پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔ شکریہ

آپ کا شکریہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تہہِ دل سے آپ کا شکرگزار ہوں۔ اپنے پسندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔ خوش رہیے۔

خدا حافظ

شہزاد قیس

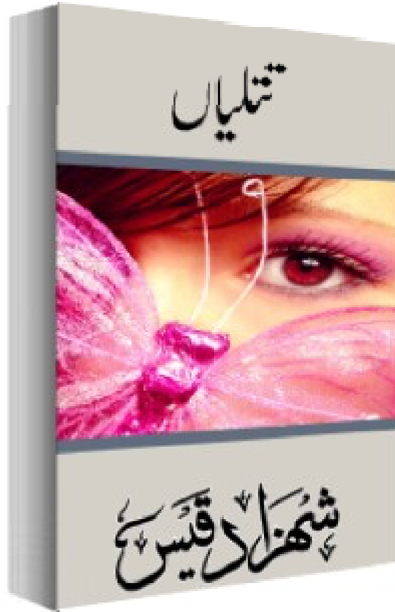
Information

Title	December Kay Baad Bhi (Selection)
Author	Shahazad Qais
Description	This is a Selection of Upcoming Urdu Poetry Book "December Kay Baad Bhi" by Shahzad Qais
Copyright	(c) 2011 Shahzad Qais. All rights reserved.
Permission	You can distribute this ebook unchanged for non-commercial purposes. For other usage please contact.
Pages	70
Published	31 December 2011
Updated	31 December 2011
Publisher	Shahazad Qais
Website	www.SQais.com
Email	info@SQais.com
FaceBook	www.FaceBook.com/ShahzadQais
FanPage	www.FaceBook.com/SeeQais
Twitter	www.Twitter.com/#!/ShahzadQais

ختم شد

ڈاؤن لوڈ کیجیے

www.sqais.com/Download/(Titliyan)(1.0).pdf



www.urdukutabkhanapk.blogspot.com